عنصر موجود ہو ۔ یہاں اگر ھابز کے نظریے پر تنقید کریں اور کہیں کہ گدگدی سے پیدا ہونے والی ہنسی یا بچوں کے معصومانہ قہقہوں میں جذبۂ افتخار کہاں ؟ تو بحث طول پکڑ جائیگی ۔ یہاں تو فقط اس قدر کہہ دینا ہی کافی ہے کہ ھابز کا نظریہ اس زمانے کے اخلاق کی نمائندگی کرتا ہے جب اچھی سوسائٹی میں بلند آواز سے ہنسنا ہی معیوب سمجھا جاتا تھا ۔

ہنسی کے متعلق دوسرا نظریہ ایمونل کانٹ (Immanuel Kant) کا ہے جس کے مطابق ہنسی اس وقت نمودار ہوتی ہے جب کوئی چیز ہوتے ہوتے رہ جائے اور ہماری توقعات اچانک ایک بلبلے کی طرح پھوٹ کر ختم ہو جائیں[1] ـــــ کانٹ کے اس نظریے کی توضیح اس طرح ہو سکتی ہے کہ ہماری توقعات ایک غبارے کی اندر ہوا کے مانند لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہی ہوتی ہیں اور ہم کسی خاص نتیجے پر بڑی بیتابی سے پہنچ رہے ہوتے ہیں ۔ کہ اچانک غبارے میں ایک سوراخ پیدا ہو جاتا ہے اور ہماری توقعات کا سارا دباؤ غبارے کو پھلانے کی بجائے اس سوراخ کے راستے بہہ نکلتا ہے ـــــ یہ بہہ نکلنا ہی ہنسی کہلاتا ہے ۔

قریب قریب اسی نظریے کا دوسرا علم بردار شوپنہاور ہے جس کے مطابق ہنسی تخیل اور حقیقت کے مابین ناہمواری کے وجود کو اچانک محسوس کر لینے سے جنم لیتی ہے[2] اس کی دانست میں

---

1. Critique of Judgment _____ Kant. Bernary's Translation, 2nd Ed 1914, P 223.
2. The World as Will & Idea ____ Schopenhauer, P 130.